جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ عربی اور اسلامی علوم کی تعلیم جس ڈھنگ پر دی جا رہی ہے' اس کی اصلاح ہو' اس کے بارے میں اہم اور بنیادی چیزیں کہی گئی ہیں۔ وہ چیزیں سرسری طور پر ہمارے سامنے ہیں۔ ایک' دو' تین' چار' پانچ۔ اور اس کے بعد ہم کو موقع ملے گا کہ ہم غور کر سکیں کہ کیا واقعی ان اصلاحوں کی ضرورت ہے؟ کیا اب بھی وقت نہیں آیا ہے کہ جو حضرات مسلمانوں کی تعلیم کی باگ اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں' اسلامی علوم کی تعلیم کی باگ اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں' وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں؟ ان کی ذمہ داریاں بہت ہیں۔ وہ نہ صرف ملک کے سامنے' بلکہ تمام عالم اسلام کے آگے جوابدہ ہیں۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور اس عظیم الشان خدمت کو انجام دیں؟ اس خواب کو جو سو برس سے لوگوں نے دیکھا ہے' اور جو آج تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہوا ہے' کم از کم آج تو اس کی تعبیر عالم اسلامی کے سامنے آئے۔ اس سلسلے میں اس پر غور کرنا چاہئے کہ جو طریقے اصلاح کے ہیں' ان کی اہم باتیں کیا ہیں اور مہمات کیا ہیں؟ سب سے پہلی چیز مختصراً" میں آپ سے کہوں گا کہ وہ فنون آلیہ کے متعلق ہے۔ میں نے فنون آلیہ کے متعلق آپ سے کہا۔ وہ فن خود مقصود نہ ہو' بلکہ وسیلہ ہو کچھ ایسی چیزوں کا جو مقصود ہوں' تو اس لیے وہ بھی ضروری ہو گئے۔ کچھ چیزیں تو بطور وسیلے کے ہیں اور کچھ چیزیں بطور مقصود کے ہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی غلطی نہیں ہو سکتی علم و نظر کے صیغے میں کہ ہم وسیلے کو مقصد بنا دیں۔ بد قسمتی یہ ہے کہ ہر گوشے میں سب سے پہلی ٹھوکر جو انسانی دماغ لیتا ہے' وہ یہ ہے کہ جس چیز کو اس نے بطور وسیلے کے پکڑا تھا' اس نے اسے مقصود بنا لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ علم و حقیقت کے ہر صیغے میں ہم مقصد سے اتنا دور جا پڑے ہیں کہ ہم کسی حالت میں بھی اس کے نزدیک نہیں پہنچ سکتے ہیں۔ یہاں دیکھنا یہ ہے کہ کون سی چیز وسیلہ ہے' اور کون سی چیز مقصود ہے' تب ہم نے شیرازے کو درہم برہم کر دیا۔

(مولانا ابو الکلام آزادؒ ۔ "خطبات آزاد" ص ۳۱۸)